مخدوم محمد ھاشم ٹھٹوی رح کی مطبوعہ تصانیف

تحقیق: ڈاکٹر محمد ادریس سومرو
ترجمہ: مولانا کلیم اللہ سندھی

[زیر نظر تحقیقی مضمون ڈاکٹر محمد ادریس سومرو کا تحریر کردہ ہے، جو انہوں نے سندھی زبان میں تحریر کیا ہے۔ مولانا کلیم اللہ سندھی نے اس کا اردو ترجمہ کیا ہے اور ساتھ کچھ مفید اضافات بھی کیے ہیں۔ معلوماتی اور افادیت سے پُر یہ مضمون قارئین وفاق کی خدمت میں پیش ہے...ادارہ]

❖......حاصل بحث

مخدوم محمد ھاشم ٹھٹوی کو دوسرے ہمعصر علماء کے مقابلہ میں بڑا شرف قبولیت حاصل ہوا، آپ کی تصنیفات کو بھی دادِ تحسین ملا۔ ۱۵۰ تصنیفات میں ۴۰ تصنیفات شائع ہو چکی ہیں۔ ان ۴۰ کتابوں میں ۸ سندھی، ۱۲ فارسی اور ۲۰ عربی زبان میں ہیں، ہم ان مطبوعہ تصانیف کا لسانی ترتیب کے ساتھ تجزیہ پیش کرتے ہیں:

(الف) سندھی کتب:......مخدوم ھاشم ٹھٹوی کی سندھی کتابیں منظوم ہیں، آپ کی مطبوعہ سندھی کتابیں آٹھ ہیں، یہ آٹھوں کتابیں نظم کی صورت میں شائع بھی ہوئی ہیں البتہ ان میں سے تین کتابیں تسہیل کے ساتھ نثر کی صورت میں بھی شائع ہوئی ہیں، جو کہ اس طرح ہیں:

(۱)......اصلاح مقدمۃ الصلوٰۃ (۲)......بناء الاسلام (عقائد الاسلام) (۳)......تفسیر ھاشمی پارہ عم

(۴)......تنبیہ نامو۔ بی نمازیوں اور عاشورہ کے متعلق (۵)......راحۃ المومنین ذبح وشکار

(۶)......زاد الفقیر (روزہ کے مسائل) (۷)......ساہینامہ (۸)......قوت العاشقین

ان کتابوں میں مندرجہ ذیل تین کتابیں نثر کی صورت میں تسہل کر کے شائع کی گئیں:

(۱)......تفسیر ھاشمی (۲)......راحۃ المومنین، ذبح وشکار (۳)......قوت العاشقین۔

ان آٹھ سندھی کتابوں کے ۴۷ ایڈیشن شائع ہوئے (راحۃ المومنین/ذبح وشکار ۱۳، بناء الاسلام، تفسیر ھاشمی ۸، قوت

العاشقین ۷، زاد الفقیر ۴، سایہ نامہ ۲، اصلاح مقدمہ الصلاۃ اور تنبیہ نامہ ۱)

(ب) **فارسی تصنیفات:**......۱۲ فارسی کتابوں میں دو کتابیں ایسی ہیں جو صرف فارسی میں ہی شائع ہوئیں ہیں، ان کا ترجمہ اب تک شائع نہیں ہوا۔

(۱)...... حیات القلوب فی زیارت المحبوب (۲)......فتح الکلام فی کیفیة اسقاط الصلوٰة والصیام

باقی ۱۰ کتابوں کے ۱۴ تراجم (سندھی، انگریزی اور اردو) شائع ہوئے ہیں، تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(۱)......الباقیات الصالحات فی ذکر الأزواج الطاهرات کا ایک ترجمہ سندھی

(۲)...... تحفة الاخوان فی شرب الدخان کا ایک سندھی ترجمہ

(۳)...... تحفة المسلمین فی تقدیر مهور أمهات المومنین کا ایک سندھی ترجمہ

(۴)......حدیقة الصفا فی اسماء المصطفیٰ کا ایک اردو ترجمہ

(۵)...... ذریعة الوصول الی جناب الرسول ﷺ کے دو تراجم سندھی، ایک ترجمہ اردو اور ایک انگریزی

(۶)......رشف الزلال فی تحقیق فیء الزوال کا ایک سندھی ترجمہ

(۷)......فتح القوی فی نسب النبی ﷺ کا ایک سندھی ترجمہ

(۸)......مدح نامہ سندھ کا ایک سندھی ترجمہ

(۹)...... النفحات الباهرة کا ایک سندھی ترجمہ

(۱۰)...... وسیلة الغریب الی جناب الحبیب ﷺ کا ایک سندھی ترجمہ اور ایک اردو ترجمہ

ان چار فارسی کتابوں میں ۶ فارسی متن شائع ہوئے۔ تحفۃ المسلمین، حیات القلوب، ذریعۃ الوصول، فتح القوی، فتح الکلام اور النفحات الباهرة، جن سے صرف النفحات الباهرة کا فارسی متن سندھی ترجمہ کے ساتھ، باقی ۵ کتابیں خالص فارسی متن کی صورت شائع ہوئیں۔

ان فارسی کتابوں میں دو کتابیں ایسی ہیں، جن کے سندھی تراجم شائع نہیں ہوئے ہیں: حدیقۃ الصفاء اور وسیلۃ الغریب۔

(ج) **عربی تصنیفات:**......۲۰ عربی کتابوں میں ۱۲ کتابیں ایسی ہیں جو عربی میں شائع ہوئی ہیں (ان کا کوئی بھی اردو، سندھی یا انگریزی ترجمہ شائع نہیں ہوا ہے) اور ان ۱۲ میں سے صرف دو کے اختصار شائع ہوئے ہیں:

(۱)......اتحاف الاکابر بمرویات الشیخ عبدالقادر (اختصار)

(۲)......ترصیع الدرة علی درهم الصرة

(۳)......تمام العنایة فی الفرق بین الطلاق الصریح والکنایة

(۴)......جنة النعيم فی فضائل القرآن الكريم(اختصار)

(۵)......حلاوہ الفم بذکر جوامع القلم

(۶)......الخطبات الهاشميه

(۷)......درهم الصرة فی وضع اليمن على السُرة

(۸)......شد النطاق فيما يلحق الصريح من الطلاق

(۹)......الشفا فی مسئله الراء

(۱۰)...... القول الأنور فی حكم اللبس الأحمر

(۱۱)......اللؤ لؤ المكنون فی تحقيق مدالسكون

(۱۲)...... معيار النقاد فی تميز المغشو عن الجياد

باقی ماندہ ۸ کتابوں کے ۷ اسندھی اور اردو تراجم شائع ہوئے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(۱)......بذل القوة فی حوادث سنی النبوة **کا ایک سندھی اور دو اردو تراجم**

(۲)...... تحفة القاری بمجمع المقاری **کا ایک سندھی ترجمہ**

(۳)......التحفة المرغوبه فی افضلية الدعاء بعد المكتوبة **کے ۱۲ اردو تراجم**

(۴)......تنقيح الكلام فی النهی عن القراء ة خلف الامام **کا ایک اردو ترجمہ**

(۵)...... فرائض الاسلام **کا ایک سندھی ترجمہ اور ایک اردو ترجمہ**

(۶)...... قصیده مدحیه **کا ایک سندھی ترجمہ**

(۷)...... كشف الرين عن مسئلة رفع اليدين **کا ایک سندھی ترجمہ اور چار اردو تراجم**

(۸)...... الوصية الهاشمية **کے دو سندھی تراجم**

جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ ۲۰ عربی کتابوں میں سے ۲ کے صرف اختصار شائع ہوئے ہیں (اتحاف الاکابر اور جنة النعيم)**، باقی ماندہ ۱۸ کتابوں کے عربی متن شائع ہوئے ہیں (اور دو کتابیں تنقیح اور قصیدہ مدحیہ کا عربی متن، ترجمہ کے ساتھ اور باقی ۱۶ کا صرف متن)**

ان ۱۶ میں سے ۴ کتابیں ایسی ہیں جو ترجمہ کے ساتھ بھی شائع ہوئی ہیں (تحفۃ القاری، التحفۃ المرغوبہ، کشف الریان اور الوصیۃ الھاشمیۃ)

❖......آخری گذارش

راقم نے اپنی معلومات کے مطابق مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی ؒ کی مطبوعہ تصانیف کا جائزہ پیش کیا ہے۔ ممکن ہے کہ ان

کتابوں کے علاوہ مخدوم صاحب کی دوسری کتابیں بھی طبع ہوئی ہوں، یا انہی کتابوں کے اور ایڈیشن شائع ہوئے ہوں۔ اس لئے قارئین کرام سے گذارش ہے کہ اگر مذکورہ بالا کتابوں یا ایڈیشنوں کے علاوہ کوئی کتاب یا ایڈیشن ان کی معلومات میں ہے، یا کوئی قاری کسی دوسرے کے پاس ہونے کا یقینی علم رکھتا ہے تو احقر راقم الحروف کو مطلع کریں۔ راقم الحروف ان کا انتہائی مشکور رہے گا۔

❖......اضافہ از مترجم

(۱)...... كفاية القارى اعلیٰ کاغذ پر مکتبۃ الامدادیہ مکۃ المکرمہ سے پہلا ایڈیشن ۱۴۱۸ھ/۲۰۰۷ء میں شائع ہوا ہے۔

(۲)......النور المبین فی اسماء البدر یین مولانا سلیم اللہ سومرو کی تحقیق و تعلیق اور مولانا ڈاکٹر محمد ادریس سومرو کی تقریظ کے ساتھ اعلیٰ کاغذ پر ڈیمی سائز میں المکتبۃ القاسمیہ کنڈیارو سندھ سے پہلا ایڈیشن ۱۴۳۲ھ میں شائع ہوا ہے۔

❖......حلاوة الفم بذكر جوامع الكلم مولانا سلیم اللہ سومرو کی تحقیق، ڈاکٹر عبدالقیوم سندھی کی تقریظ، تصحیح و مراجعت مولانا محمد ادریس سومرو کے مقدمہ کے ساتھ ڈیمی سائز کے ۱۲۸ صفحات پر رنگین خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ پہلا ایڈیشن ۱۴۲۶ھ میں مکتبہ قاسمیہ کنڈیارو سے شائع ہوا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ اتحاف الاکابر بمرویات الشیخ عبدالقادر، مخطوطہ/ قاسمیہ لائبریری کنڈیارو میں موجود ہے۔

۲۔ ہر ایک کتاب کے مقدمہ میں مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی نے تصنیف کا سن تحریر کیا ہے، جیسا کہ مخدوم صاحب کا طریقہ کار ہے۔

۳۔ عباسی، مخدوم امیر احمد، مقدمہ "بذل القوة" مطبوعہ حیدرآباد، سندھی ادبی بورڈ سن ۱۹۶۶ء ص ۳۔

۴۔ اتحاف الاکابر کا قلمی نسخہ مکتبہ راشدیہ پیر جو گوٹھ۔ و اتحاف الاکابر کا قلمی نسخہ قاسمیہ لائبریری کنڈیارو۔

۵۔ اتحاف الاکابر کا قلمی نسخہ مکتبۃ الحرم المکی، مکۃ المکرمہ (فوٹو اسٹیٹ قاسمیہ لائبریری کنڈیارو)

۶۔ مجموعہ رسائل مخدوم ٹھٹوی، موجود گڑھی یاسین (فوٹو قاسمیہ لائبریری کنڈیارو) کی ابتداء میں جس کے شروع میں اتحاف الاکابر کا ہی آخری حصہ شامل ہے۔

۷۔ راشدی، پیر حسام الدین، حاشیہ تکملۃ الشعراء از مخدوم محمد ابراہیم خلیل ٹھٹوی، سندھی ادبی بورڈ ص ۵۲ تا ص ۵۹۔

۸۔ راشدی، پیر حسام الدین، کتاب "کاھیون کوٹھ وڈن جون" (باتیں ان بستیوں کی) ص ۷۹۳ سے ۸۰۰

۹۔ راشدی، پیر حسام الدین، حاشیہ "تکملۃ الشعراء" مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ ص ۵۹ اور کاھیون کوٹھ وڈن جون" ص ۸۰۰

۱۰۔ عباسی مخدوم امیر احمد، مقدمہ بذل القوة عربی، سندھی ادبی بورڈ ۱۹۶۶ء ص ۱۱

۱۱۔ اتحاف الاکابر کے کئی قلمی نسخہ جات کئی ملکی وغیر ملکی کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔ راقم الحروف کے پاس "قاسمیہ لائبریری" میں اس کے دو مخطوطے اور تین فوٹو اسٹیٹ نقول موجود ہیں۔

۱۲۔الفادانی،محمد یاسین،کتاب الفیض الرحمانی باجازۃ الشیخ محمد تقی عثمانی طبع اول،دارالبشائرالاسلامیہ بیروت ۱۹۸۶ء ص ۹۷

۱۳۔السندی،عبدالقیوم بن عبدالغفور،ڈاکٹر،تحقیق ''کشف الرین عن مسئلۃ رفع الیدین للشیخ محمد ھاشم ٹھٹوی'' ناشر جامعہ دارالفیوض الاسلامیہ کندھکوٹ ۱۴۲۳ء ص ۱۰۱

۱۴۔ ایسے دو قلمی نسخے راقم الحروف کے پاس بھی موجود ہیں۔ایک نسخہ میں یہی اشعار سرخ سیاہی سے اور دوسرے سیاہ سیاہی سے ھامش پر تحریر ہیں۔

۱۵۔خود مترجم سے خط وکتابت کے ذریعے معلوم ہوا۔

۱۶۔راقم الحروف نے خود یہ ترجمہ کمپوز شدہ مکتبہ اصلاح وتبلیغ والوں کے پاس دیکھا اور ان کی فہرست کتب اپریل ۲۰۰۱ء میں اس کا اشتہار دیا گیا۔

۱۷۔ملاحظہ ہو،راقم الحروف کا مقالہ ''سندھی علماء کے زیر مطالعہ سیرت شامیہ کا ایک نادر قلمی نسخہ'' ماہوار شریعت سکھر جولائی ۲۰۰۱ء ص ۱۸

۱۸۔بھٹی،محمد اسحاق ''فقہاء ہند'' جلد ۵،حصہ دوم،طبع لاہور ۱۹۸۱ء ص ۱۲۳

۱۹۔ یہ ایڈیشن راقم الحروف کے پاس موجود نہیں ہے،البتہ علامہ قاسمی صاحب نے اپنے پاس نادر کتابوں اور مخطوطات میں اس کا ذکر کیا ہے۔ملاحظہ ہو کتاب ''سندھ جے دینی ادب جو کیٹلاگ''۔

۲۰۔استاد محمد یوسف ''شاکر'' ابڑو،انتقال کر گئے ہیں۔راقم الحروف نے انتقال سے دو تین مہینے پہلے ملاقات کی تھی۔

۲۱۔ملاحظہ ہو،بناء الاسلام المعروف بنیاد الایمان طبع دوم ۱۹۵۵ء ص ۳

۲۲۔تمام العنایہ کا ایک خوبصورت قلمی نسخہ راقم الحروف کے پاس بھی موجود ہے،جو صرف ایک ورق (۲ صفحات) پر مشتمل ہے۔

۲۳۔تنبیہ الغافلین (تنبیہ نامہ بے نمازیوں اور عاشورہ بابت) طبع ۱۳۱۲ھ لاہور ص ۷

۲۴۔السندی،عبدالقیوم بن عبدالغفور ڈاکٹر مقدمہ،کشف الرین عن مسئلہ رفع الیدین ''للمخدوم الٹھوی'' ناشر جامعہ دارالفیوض ''اسلامیہ'' کندھکوٹ،جیکب آباد،طبع اول ۱۴۲۳ء

۲۵۔شیخ عبدالفتاح ابوغدہ کا انتقال کچھ عرصہ قبل ہوا ہے،آپ کی اسانید پر مشتمل کتاب ''امداد الفتاح فی اسانید عبدالفتاح ابوغدہ'' بیروت سے شائع ہوئی ہے۔

۲۶۔ڈاکٹر،غلام مصطفیٰ خان،اس نسخہ کو مصنف کا خود نوشتہ تسلیم نہیں کرتے،دلائل کیلئے،آپ کا مقالہ ملاحظہ ہو۔

۲۷۔الحزب الاعظم اوراد و وظائف کی مشہور کتاب ملا علی قاریؒ کی تصنیف ہے۔

۲۸۔مناجات مقبول،مولانا اشرف علی تھانویؒ کا تصنیف کردہ اوراد و وظائف پر مشتمل رسالہ۔

۲۹۔مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے ''بذل القوۃ'' کا اردو ترجمہ بھی شائع کیا تھا جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۳۰۔اس سندھی ترجمہ پر سن اشاعت اگرچہ ۱۹۹۲ء بتایا گیا ہے، لیکن میری ذاتی معلومات کے مطابق مہران اکیڈمی کے ترجمہ (از مولانا رفیع الدین چنہ) کے بعد شائع ہوا ہے، خود مقدمہ میں حوالہ کے طور پر ۱۹۹۴ء میں مطبوعہ ماخذ کا ذکر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ۱۹۹۲ء میں شائع ہوا۔ اس لئے اس ترجمہ کو رفیع الدین چنہ والے سندھی ترجمہ کے بعد رکھا گیا ہے۔

۳۱۔۱۹۷۳ء کا وہ ایڈیشن راقم الحروف نے نہیں دیکھا ہے، البتہ ڈاکٹر اللہ رکھیو بٹ صاحب نے اس کا ذکر کیا ہے، ملاحظہ ہو، آپ کا مقالہ ''۱۸۱۹ء سے لے کر ۱۹۰۰ء تک مطبوعہ سندھی تصانیف کا جائزہ'' قسط ۳ سہ ماہی مہران نمبر ۳ /۱۹۹۵ء ص ۱۲۳

۳۲۔ مولانا حافظ عبدالحمید بھٹی دارالھدیٰ ٹھیڑی کے فارغ التحصیل اور مشہور افسانہ نویس رشید بھٹی کے والد تھے۔

۳۳۔مولوی محمد عظیم اینڈ سنز شکار پور کی طرف سے مطبوعہ ایسے تین ایڈیشن راقم الحروف کے سامنے ہیں، حال میں اس کا دسواں ایڈیشن اسی ادارے کی طرف سے ڈیمی سائز میں شائع ہوا ہے۔

۳۴۔اس ایڈیشن کی معلومات ڈاکٹر بٹ صاحب کے مقالہ ''۱۸۱۹ء سے لے ۱۹۰۰ء تک مطبوعہ سندھی کتابوں کا جائزہ'' قسط ۴ سہ ماہی مہران ۳/ ۱۹۹۵ء ص ۱۲۳ سے ملتی ہے۔

۳۵۔مولف کی طرف سے اپنی کتاب کے متعلق تحریر کردہ نوٹس اور تشریحات کو ''منہیات'' کہا جاتا ہے۔

۳۶۔ڈاکٹر مولانا قاری عبدالقیوم میرانی السندی کا تعلق کنڈھکوٹ (ضلع جیکب آباد) سے ہے، انہوں نے ابتدائی تعلیم اور درس نظامی اندرون سندھ کے مدارس سے حاصل کر کے، دورہ حدیث اور تخصص کی تعلیم جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی سے حاصل کی، اس کے بعد مدینہ منورہ چلے گئے، جہاں جامعہ اسلامیہ سے شعبہ قراءت سے فارغ التحصیل ہو کر'' جامعہ ام القریٰ'' مکۃ المکرمہ میں لیکچرر مقرر ہوئے۔ وہاں اس وقت اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر فائز ہیں۔ قاری صاحب نہایت ملنسار طبیعت، اعلیٰ استعداد اور کھلے ذہن کے مالک ہیں۔ جنہوں نے عربستان میں بیٹھ کر سندھ والوں کی علمی خدمت کا تہیہ کیا ہوا ہے۔

تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کی کافی علمی کاوشیں خوبصورت طباعت سے آراستہ ہو کر اپنی حیثیت منوا چکی ہیں، آپ نے مخدوم محمد ھاشم ٹھٹوی کی کافی کتابیں عربی میں ایڈٹ کر کے شائع کی ہیں اور مزید شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، مثلاً:

١ـ الشفاء فی مسئلة الراء تحقیق ط ١٤٢٠هـ

٢ـ اللؤ لؤ المکنون فی تحقیق مدالسکون للمخدوم التتوی، تحقیق ط ١٤٢هـ

٣ـ تحفة القاری مجمع المقاری ترجمه و تحقیق ١٤٢١هـ

٤ـ کشف الرین عن مسئله رفیع الیدین تحقیق ١٤٢٣هـ

٥ـ الحجة القویة فی الرد علی من قدح فی الحافظ ابن تیمیه

۶۔ كفاية القاری فی متشابهات القرآن للمخدوم محمد هاشم ٹھٹوی۔

۷۔ كشف الرمز عن وجوده الوقوف على الهمز للمخدوم التتوی ، تحقیق زیر طبع

ان کے علاوہ آپ ۱۴۲۶ھ میں " الامام ابوالحسن السندی الکبیر حیاته وآثاره " کے عنوان سے عربی میں ایک تحقیق لکھ کر سندھ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری بھی حاصل کر چکے ہیں۔ حال ہی میں ایک کتاب "فہرست مخطوطات علماء السند فی مکتبات الحرمین" کے نام سے مرتب کی ہے، جس میں مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ کے کتب خانوں میں موجود سندھی علماء کے قلمی کتابوں (مخطوطات) کا تفصیلی بیان ہے۔ آپ کی اور بھی کافی تصانیف ہیں، حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالقیوم السندی صاحب نے عربستان میں بیٹھ کر، اتنی علمی خدمات سرانجام دے کر ہمیں بارہویں صدی کے ان محدثین کی یاد تازہ کرائی ہے، جنہوں نے سندھ سے ہجرت کر کے عربستان میں جا کر علم کے جواہر بکھیرے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ قاری صاحب کو عمر نوح با صحت وسلامت عطا کرے، تا کہ وہ علمی خدمات سرانجام دیتے رہیں۔ آمین

۳۷۔ "خوشا ایں کتاب" کا ابجد ۱۳۹۱ نکلتا ہے اور سال کا ابجد ۹۱ ہے۔ بنا "سال" کے خوشا ایں کتاب" کا ابجد میں مطلب ہے کہ "سال" کے اعداد ۹۱، "خوشا ایں کتاب" کے عدد ۱۳۹۱ سے نکال دیتے جائیں تو جواب میں ۱۳۰۰ رہیں گے۔

۳۸۔ ملا جمع آخوند مخطوطات اور نادر مطبوعات کے قدیم بیوپاری ہیں، کوئٹہ کے رہائشی جمع خان اس وقت ۷۰ سال کے لگ بھگ ہیں، ضعیف العمر بھی ہو گئے ہیں، ۴۰۔۴۵ سالوں سے کتابوں کی تجارت اس طرح کر رہے ہیں کہ خریدار کو گھر بیٹھے کتابیں پہنچاتے ہیں۔ قیمت اپنی پسند کی لیتے ہیں، کتابوں کی گٹھڑی ہمیشہ کاندھوں پر، اب تو گٹھڑی کی گرہ کھولتے ہاتھ کانپتے ہیں، اگر کسی نایاب و نادر کتاب کا آرڈر دیا جائے تو آسمان سے بھی اتار کر لائیں گے اور کہیں نہ کہیں سے حاصل کر کے پہنچائیں گے۔ راقم الحروف نے بھی کافی نایاب کتابیں حاصل کی ہیں۔ آپ سے قیمت کم کرانا جرم میں شمار ہوتا ہے۔ اب بڑھاپے کی وجہ سے کوئٹہ میں بیٹھ کر اشاعت کا کام شروع کیا ہے اور آپ کی گشتی گاڑی بیٹے نے سنبھالی ہے، لہٰذا وہ بھی چکر لگاتا رہتا ہے، لیکن آموں کی لذت آمڑیوں (کیریوں) میں کہاں!

۳۹۔ علی بن حافظ والے سندھی ترجمہ کے دو قلمی نسخے اس احقر نے دیکھے ہیں دونوں کے فوٹو اسٹیٹ حاصل کئے ہیں۔

۴۰۔ مترجم موصوف: مولانا عبدالحلیم ندوی، مشہور محقق مولانا عبدالرشید نعمانی کے برادر ہیں۔

۴۱۔ اکثر لوگ "قوت العاشقین" کا تلفظ صحیح طریقہ سے نہیں کرتے؛ "قوت" (واو پر جزم اور تا طویل = بمعنی غذا) کی جگہ "قوۃ" (واو مشدد، تا مدورہ۔ بمعنی طاقت) پڑھتے ہیں، جو کہ غلط ہے۔

۴۲۔ خان بہادر محمد صدیق میمن "قوت العاشقین"، طبع مسلم ادبی سوسائٹی حیدرآباد ۱۹۵۰ ص ۲

۴۳۔ لیتھو پر مطبوعہ ایک نسخہ، عالمیہ لائبریری سید وباغ کنڈیارو (راقم الحروف کے ننھیال کی لائبریری) میں موجود ہے لیکن نہ اس کے شروع کے اوراق ہیں اور نہ آخر کے۔

۴۴۔ ڈاکٹر اللہ رکھیو بٹ، مقالہ ''۱۹۱۹ء سے لے کر مطبوعہ سندھی کتابوں کا جائزہ'' قسط ۳ سہ ماہی مہران نمبر ۳/۱۹۹۵ء ص ۱۲۳۔

۴۵۔ یاد رہے کہ مخدوم صاحب نے ''کشف الرین'' ۱۱۴۹ھ میں تالیف کی جس کیلئے آپ مقدمہ میں لکھتے ہیں۔ سنة الف ومائتو تسع وار بعين هجرية

پیر جھنڈو کے کتب خانہ میں موجود قلمی ''کشف الرین'' میں کاتب سے ''اربعین'' کا لفظ تحریراً چھوٹ گیا ہے، وہاں خال بھی چھوڑ دیا، ادھر بھینڈ وشریف والوں نے اسی قلمی نسخہ کے مطابق ''کشف الرین'' چھپوایا تو انہوں نے بھی اس طرف توجہ نہیں کی اور نہ کسی اور قلمی نسخہ کی طرف مراجعت کی، اس لئے ایڈیشن میں ''اربعین'' کا لفظ رہ گیا۔ اس لئے ''اربعین'' کے لفظ چھوڑ کر باقی اعداد کی معنی بنتی ہے، ''ایک ہزار ایک سو اور نو......'' جو تاریخی لحاظ سے بالکل غلط بھی ہے اور خلاف حقیقت بھی'' مزے کی بات یہ ہے کہ مترجم نے بھی اس بات کی طرف توجہ کی زحمت نہیں کی اور اردو ترجمہ میں بھی یہی غلطی کر گئے ہیں اور ہمارے ایک سکندری فاضل برادر نے اسی بنیاد پر مخدوم صاحب کی علمی شان کی عمارت کھڑی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: آپ کی سب سے قدیم تصنیف مشہور کتاب ''کشف الرین عن مسئلة رفع الیدین'' ہے جو آپ نے سن ۱۱۰۹ء میں تحریر کی اور اس وقت آپ کی عمر صرف پانچ سال تھی! جبکہ اس کتاب کے ماخذ و مصادر پر نظر ڈالی جائے تو عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ صرف پانچ سالوں کا بظاہر چھوٹا بچہ یہ حوالہ جات کہاں سے لاسکتا ہے''۔ ملاحظہ ہو مقالہ ''حضرت صاحب محمد ہاشم ٹھٹوی کے دو تصانیف کا تعارف'' سہ ماہی ''الھدیٰ'' شمارہ ۱۱ شاہپور چاکر۔

۴۶۔ ڈاکٹر عبدالقیوم السندی، مقدمہ ''کشف الرین'' عربی ۱۴۲۳ھ ص ۴۳

۴۷۔ ''مدح نامہ سندھ'' (فارسی) سننے میں آیا ہے کہ مولانا محمد ادریس ڈاھری صاحب یہ رسالہ، سندھی ترجمہ اور فارسی متن کے ساتھ شائع کروا رہے ہیں۔

۴۸۔ اس مدح نامہ (سندھی ترجمہ کے ساتھ) کا دوسرا ایڈیشن بھی شائع ہوا ہے لیکن راقم الحروف کو نہیں مل سکا۔

۴۹۔ ماہوار ''الراشد'' (قسط نمبر ۷) مارچ اپریل ۱۹۹۸ء میں شائع ہوا۔

** کلھوڑا دور تک سندھ میں عربی اور فارسی زبانوں کا راج زیادہ رہا ہے۔ دفتری زبان عموماً فارسی ہوتی تھی، لہٰذا علماء سندھ نے عوام الناس کے لیے دینی مسائل کو ان کی مادری زبان میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ اس طرح سندھی کتابوں کی ابتداء ہوئی پھر جس عالم نے بھی ایسی کوئی تصنیف کی تو اس تصنیف کو اس کی ''سندھی'' کے نام سے پکارا جانے لگا مثلاً: ''ابوالحسن جی سندھی''، ''میاں عیسیٰ جی سندھی''، ''مخدوم ضیاء الدین جی سندھی'' وغیرہ۔

☆......☆......☆